شعبدہ گر

امجد رئیس

وقت کا ایک ستم یہ بھی ہے کہ دوست بھی کبھی حریف بن جاتے ہیں۔ دوستی جیسے بندھن کو توڑنے والے سبھی دُور ہوجانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن کبھی کبھی تقدیر کی ستم ظریفی انہیں ایک دوسرے کے سامنے لا کھڑا کردیتی ہے۔ ان کے درمیان بھی کچھ ایسا ہی معاملہ تھا۔ وقت کے پُل کے نیچے سے بہت سا پانی بہہ چکا تھا مگر تلخ یادیں اور شاید انتقام... دونوں تروتازہ تھے۔

گزرے وقت کے خساروں کا حساب، خراج کے ساتھ وصول کرنے کے متمنی کا قصہ...

اطلاعی گھنٹی کی کرخت آواز نے کارل منڈن کو بیدار کردیا۔ پسینے سے بھیگے بستر پر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر سیدھا بیٹھ گیا۔ ہتھیلی کا چھجا بنا کر اس نے سورج کی روشنی سے آنکھوں کو بچایا... روشنی کھڑکی کے شیشوں سے آرہی تھی۔ وہ چند ساعت عمودی حالت میں بیٹھا رہا پھر گھڑی کی طرف نگاہ کی... تین بج کر دس منٹ۔

وہ بستر سے اٹھ کر ڈریسنگ تک آیا اور گھڑی کے عقب سے کنگھا اٹھا کر اپنے باریک ہوتے ہوئے بالوں میں

پھیرنے لگا۔ پتلا گاؤن اٹھا کر شانوں پر ڈالا اور آہستگی سے مڑا۔ وہ ہچکچاہٹ کے ساتھ چلتا ہوا بوسیدہ اپارٹمنٹ کے لیونگ روم میں آیا۔

اطلاعی گھنٹی، پھر چیخی۔

کارل کا ہاتھ دھیرے سے دروازے کے بولٹ پر گیا۔ اسی دوران میں کچھ پرانی یادیں اس کے ذہن میں در آئیں۔ جن کو اس نے فوراً جھٹک دیا۔

اسے مڈل ٹن کا خیال آیا... لیکن وہ ہوتا تو فون کرتا تو کیا یہ عمارت کا مالک ہے؟ کارل اسے کہہ چکا تھا کہ چند روز میں وہ کرایہ ادا کردے گا۔

تو پھر کون ہوسکتا ہے۔ یادداشت نے پھر سر اُبھارا۔ کیا یہ بیریٹ ہے؟ بیریٹ سے متعلق اذیت ناک یاد کو کھرچنے کی کوشش کرتے ہوئے کارل نے لرزتے ہاتھ سے دروازہ کھولنے کا ارادہ کیا۔ یادیں یلغار کررہی تھیں... جو بیریٹ، سنہری مُبدھا اور اس عورت کے جسم سے متعلق تھیں جو کب کا بحرالکاہل میں تہ نشین ہوچکا تھا۔

نہیں یہ بیریٹ نہیں ہوسکتا۔ اسے تو ہونولولو میں ہونا چاہیے۔ کارل کی پیشانی پر نمی تھی۔ اس نے محتاط انداز میں دروازہ کھول دیا۔

وہ بیریٹ تھا۔

کارل کی ریڑھ کی ہڈی سنسنانے لگی۔ اس نے جُھرجُھری لی، جسم پسٹل کی گولیاں وصول کرنے کے لیے تیار ہو گیا۔ لیکن کوئی بھی خوفناک واقعہ رونما نہیں ہوا۔ عجیب حیرت انگیز صورتِ حال تھی۔ بیریٹ دہلیز پر کھڑا شائستگی سے مسکرا رہا تھا۔ اس کے چھ فٹ ایک انچ دراز قامت پر بیش قیمت سوٹ جچ رہا تھا۔ پہلو کے ساتھ بازو کے نیچے ایک دھاتی بکس دبا ہوا تھا۔

”اندر آنے کے لیے نہیں کہو گے؟“ وہ بولا۔

کارل بُری طرح الجھ گیا۔ یہ سب کچھ اس کی توقعات کے برخلاف تھا۔ تاہم اس نے جلدی سے قدم پیچھے ہٹائے۔

”ہاں، ہاں... کیوں نہیں۔ کافی وقت بیت گیا، بیریٹ۔“

”اتنا بھی نہیں۔“ بیریٹ نے اندر قدم رکھتے ہوئے کہا۔ ”بس، ایک سال۔“

بیریٹ نے کمرے کا جائزہ لیا۔ کارل نے گاؤن مضبوطی سے جسم کے گرد لپیٹا اور خود کو کوسنے لگا۔ کمرے کا حال ابتر تھا... بوسیدہ فرنیچر۔ گندہ فرش اور آلودہ ایش ٹریز...

کارل نے اٹکتے ہوئے کہا۔ ”مم... مجھے تمہیں دیکھ کر خوشی ہوئی... تم اچھے لگ رہے ہو۔“

”شکریہ۔“ بیریٹ نے جواب دیا اور اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا۔ کارل نے ہاتھ ملایا پھر جلدی سے بیریٹ کا ہاتھ چھوڑ دیا۔ وہ اب تک خود کو سنبھال نہیں پایا تھا۔ دوسرے ہاتھ ملاتے وقت بازو تک اس کا ہاتھ جھنجھنا اٹھا تھا۔

بیریٹ نے قہقہہ لگایا اور ہتھیلی دکھائی جس پر ایک ننھا سا گجیٹ (gadedt) رکھا تھا۔

”تم ڈر گئے؟“ وہ بولا۔

کارل سرخ ہوگیا... ”تمہاری بچوں والی حرکتیں کبھی نہیں جائیں گی۔“ اس نے شکایتاً کہا۔ ”ڈرنک لوگے؟“

”یقیناً پرانے وقت کی یاد میں۔“

دیوار کے ساتھ ایک کیبنٹ ایستادہ تھا۔ کارل نے اسے کھول کر کئی بوتلیں برآمد کیں۔ ہر بوتل خالی تھی۔

”کیا آج کل تم نے بلانوشی شروع کردی ہے؟“ بیریٹ نے سوال کیا۔ کارل نے اَن سنی کرتے ہوئے کہا۔

”خواب گاہ میں ایک بوتل ہے، میں لاتا ہوں۔“

کارل خواب گاہ میں آیا۔ احتیاط سے ڈریسر کی دراز باہر نکالی اور اعشاریہ تین دو بور کا ریوالور نکال کر گاؤن کی جیب میں منتقل کیا۔ اس کے اوپر، جیب میں ایک رومال ٹھونس لیا۔ فوراً ہی سخت تناؤ کی جگہ طمانیت نے لے لی۔

وہ بوتل اٹھا کر واپس لیونگ روم میں آگیا۔ ”تم کب سے اس علاقے میں ہو؟“ اس نے پیمانہ بھرتے ہوئے سوال کیا۔

”تین ہفتے قبل... میں چند دوستوں کے ساتھ اسٹانٹن کلفس کے نزدیک ٹھہرا ہوا تھا۔ اچھی جگہ ہے۔ میں روزانہ پہاڑی نما چٹانوں کی سیر کو جاتا تھا جہاں نیچے بحرالکاہل کا پانی ٹکراتا ہے۔“

”تم مجھ تک کیسے پہنچے؟“ کارل نے گلاس اٹھایا۔

بیریٹ نے دانت نکالے۔ ”ملڈرڈ نے بتایا تھا... تم سمجھے کہ میں تمہیں ختم کرنے آیا ہوں... کیوں؟“

کارل کے چہرے پر سفیدی غالب آنے لگی۔ اس نے گلاس نیچے رکھ دیا۔ اس کا ہاتھ گاؤن کی جیب کی طرف جانے لگا۔

بیریٹ نے اپنی بات جاری رکھی۔ ”مجھے تم کو ختم کرنے کے لیے کوئی معقول وجہ نظر نہیں آئی۔ حالانکہ سال بھر پہلے جب ہونولولو میں تم نے اپنا اسٹور مجھے فروخت کیا تھا۔ تو معاہدے کے تحت میں نے 5000 ڈالرز دیے تھے۔ باقی 5000 ڈالرز مجھے ایک سال میں ادا کرنے تھے۔“

"بہرحال جب تم وہاں سے رخصت ہوئے تو رقم کے ساتھ تم میری بیوی کو بھی لے کر چل دیے۔"

"میرا اس معاملے سے کوئی تعلق نہیں تھا۔" کارل نے وضاحت کی۔ "مجھے بعدازاں شپ پر معلوم ہوا کہ وہ میرے پیچھے چلی آئی تھی۔ جب اچانک چائے پر میری اس سے مڈبھیڑ ہوئی تو میں نے اسے سمجھایا کہ وہ ایک بھیانک غلطی کی مرتکب ہو رہی ہے۔ اسے واپس چلے جانا چاہیے۔ میں اس غلط فہمی میں رہا کہ وہ میری بات سمجھ گئی ہے۔ کیونکہ وہ اچانک ہی غائب ہو گئی تھی۔" کارل نے پھر گلاس اٹھایا۔

"بعدازاں، شپ لاگ سے معلوم ہوا کہ اس نے سمندر میں کود کے خودکشی کر لی تھی۔"

"جھوٹ۔" بیریٹ نے کارل کی کہانی مسترد کر دی۔

"تم نے اسے مارا تھا۔ جیسے مجھے تم کو مار دینا چاہیے۔"

"یہ خودکشی تھی۔" کارل نے کہا۔ "اور تم نے اسے اس حال کو پہنچایا تھا کہ وہ اپنی زندگی ختم کر لے۔ وہ تمہارے توہین آمیز عملی مذاق کی عادت سے پریشان تھی... تم ہمیشہ اسے اور اس کی ہمسایوں کو ندامت سے دوچار کرتے تھے۔ تم سے نجات حاصل کرنے کے لیے وہ کسی کے ساتھ بھی جا سکتی تھی۔"

بیریٹ نے شانے اچکائے۔ "زیادہ جذباتی ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔" اس نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ ماضی میں الجھنے سے ہم دونوں کو کچھ نہیں ملے گا۔ میں یہاں تمہاری بقیہ رقم کی ادائیگی کے لیے آیا ہوں۔"

"تمہارا مطلب ہے کہ تمہارے اوپر جو 5000 ڈالرز واجب الادا ہیں تم وہ مجھے دینے آئے ہو؟"

"میں دیگر معاملات میں الجھ کر اسٹور پر توجہ نہیں دے سکا تھا۔ اور فیل ہو گیا۔ ایک ہی قابلِ قدر چیز باقی رہ گئی تھی۔ جسے تم نے کئی بار مجھ سے حاصل کرنے کی کوشش کی اور یہ 5000 ڈالرز سے زیادہ قیمتی ہے۔" بیریٹ نے باکس کی جانب اشارہ کیا۔ "یہ ازخود تمہارے پاس آ گیا ہے۔"

"تمہارا مطلب ہے کہ "گولڈن بدھا؟"

"میرے جانے کے بعد تم اسے کھول کر دیکھ لینا۔"

"گولڈن بدھا؟" کارل کی آواز میں حرص کی جھلک نمایاں تھی۔ یہ قیمتی مجسمہ اس کی زندگی پھر سے بدل سکتا تھا۔ تاہم وہ بیریٹ کے رویے پر حیران تھا۔ اس کی ابتر حالت اور بدھا کے مجسمے کے لالچ نے اس کے غور و فکر کی صلاحیت سلب کر لی تھی۔

"میں نہیں کہتا، اس میں کیا ہے۔" بیریٹ نے جواب دیا۔ "یہ تمہارے لیے ہے۔ تم خود دریافت کرو۔"

”عجیب احمقانہ بات ہے۔“ کارل نے چھوٹا سا باکس جھپٹ لیا اور اسے کھولنا شروع کیا۔

”رک جاؤ۔“ بیریٹ چلّایا۔

ایک سیکنڈ کے لیے کارل مفلوج ہوگیا۔ اس نے باکس کو مشکوک انداز میں ایک طرف رکھ دیا اور بیریٹ کو دیکھا جو کھڑا ہو چکا تھا اور اس کا رخ دروازے کی جانب تھا۔

”کیا ہے، اس باکس میں؟“ کارل نے ریوالور نکال لیا۔ ”بتاؤ مجھے؟“

بیریٹ نے دروازے کی ناب پر ہاتھ رکھا۔ ”تم مجھے گولی نہیں مار سکتے۔“ اس نے سکون سے کہا۔ تمہارا ہاتھ کانپ رہا ہے۔ تم نے گولی چلا بھی دی تو مجھے نہیں لگے گی۔ ویسے بھی تم اتنے دلیر نہیں ہو۔“

”لعنت ہے، بیریٹ! مجھے بتاؤ اس میں کیا ہے؟“

کارل نشانہ باندھتا ہی رہ گیا اور بیریٹ دروازہ کھول کر باہر غائب ہوگیا۔ کارل کا گن والا ہاتھ نیچے گر گیا۔ آہستگی سے اس نے سر موڑا۔ اس کی مشکوک نظریں بیریٹ کے چھوڑے ہوئے باکس پر جم گئیں۔

اگر وہ بیریٹ سے اچھی طرح واقف نہ ہوتا تو باکس کھول چکا ہوتا۔ بیریٹ ایک مکار اور شعبدہ باز آدمی تھا۔ اس سے کوئی بعید نہیں تھا کہ اس مرتبہ اس کا مذاق سنگین نوعیت کا ہو... باکس میں بم بھی ہو سکتا تھا یا کوئی اور مہلک چیز جو کارل کے خاتمے کا باعث بن جاتی۔

وہ اتنا شریف نہیں تھا کہ لمبا سفر طے کر کے اپنے بدترین حریف کو ”گولڈن بُدھا“ کا تحفہ دینے چلا آئے۔

کارل جتنا سوچتا، اس کا یقین اتنا ہی بڑھتا جاتا کہ دال میں کچھ کالا ہے۔

اس نے احتیاط سے چھوٹا لیکن وزنی باکس اٹھایا اور باتھ روم میں آ گیا۔ نل کھول کر اس نے ٹب بھرنا شروع کیا۔ ٹب بھرنے پر وہ باکس کو تہ میں رکھ دیتا۔ اگر اس میں بم ہوا تو خطرے کا امکان معدوم ہو جائے گا اور اگر اس میں بدھا کا سنہرا مجسمہ ہوا تو معمولی پانی لگنے سے اسے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

پانی کی دھار تیزی سے ٹب کو بھر رہی تھی۔ اچانک ایک نیا خیال کارل کے ذہن میں آیا... اگر بیریٹ نے کوئی دوسری چال چلی ہے تو ممکن ہے کہ باکس گیلا ہوتے ہی دھماکا ہو جائے... شاید بیریٹ کو یقین تھا کہ کارل اتنی آسانی سے باکس نہیں کھولے گا... اس کے عملی مذاق عموماً چونکا دینے والے ہوتے تھے... اور یہاں تو صورتِ حال قطعی پیچیدہ تھی۔

کارل، باکس کو لے کر واپس لیونگ روم میں آ گیا۔ وہ نل بند کرنا نہیں بھولا تھا۔ اسے بے بسی کا احساس ہوا۔ معاً اس کی نگاہ کھڑکی پر پڑی۔ کیوں نہ وہ اس مشکوک باکس سے جان چھڑا لے۔ اسے کھڑکی سے باہر اچھال دے۔

وہ کھڑکی کی طرف چل دیا۔ باکس کو اس نے دونوں ہاتھوں سے سنبھالا ہوا تھا۔ اسے یقین تھا کہ کھڑکی سے باہر پہنچتے ہی فٹ پاتھ پر دھماکا ہوگا۔

اگر ایسا ہوا تو اس کے لیے خطرات پیدا ہو جائیں گے اور وہ پولیس کی تحقیقات میں پھنس جائے گا۔ اگر کوئی راہ گیر مارا گیا تو پھر کارل کی خیر نہیں... وہ کھڑکی کے قریب پہنچ کے تھم گیا۔

شدید ذہنی الجھن اور تناؤ سے اس کی پیشانی پر پسینے کے قطرے ابھر آئے۔ ہو سکتا ہے یہ اس کے محض مفروضے ہوں... کارل نے سوچا لیکن اسے یقین کر لینا چاہیے۔ لیکن کیسے...؟

دفعتاً فون کی گھنٹی چیخی اور وہ اچھل پڑا۔ اس کا دل بُری طرح دھڑکا تھا۔ اس نے احتیاط سے باکس نیچے رکھا اور ریسیور اٹھایا۔

”یس؟“

”تم ہو، کارل؟“ بیریٹ کی آواز تھی۔

”ہاں، تم کہاں ہو؟“

”میں چند بلاک کے فاصلے پر ایک بار میں ہوں۔“ وہ ہنسا پھر گویا ہوا۔ ”تم نے ابھی تک باکس نہیں کھولا؟“

کارل کے کان کھڑے ہوئے۔ ”نہیں، لیکن تمہیں کیونکر پتا چلا؟“

”وقت لو، جتنا لے سکتے ہو... سوچو، احتیاط سے سوچو... بلکہ ہر چیز کے بارے میں سوچو... ماضی کے بارے میں بھی...“

”کیا مطلب ہے؟ بیریٹ! تمہیں بتانا ہوگا... بیریٹ... بیریٹ...“ لیکن فون بند ہو چکا تھا۔

قریبی بار بلیک کیٹ تھا۔ کارل نے جلدی سے فون ڈائریکٹری اٹھائی اور بار کا نمبر ڈھونڈا۔

”بلیک کیٹ، بارٹینڈر اسپیکنگ۔“

”یہاں ایک آدمی ہے، جس نے ابھی ابھی تمہارا فون استعمال کیا ہے وہ کہاں ہے؟“ کارل نے پوچھا۔

”سوری، وہ تو فوراً ہی نکل گیا تھا۔“

”کیا تم اسے بلا سکتے ہو؟ یہ بہت اہم ہے۔“ کارل نے استدعا کی۔

”دیکھو، مسٹر یہ میرا کام نہیں ہے۔ میں یہاں سے ہل نہیں سکتا۔“ بارٹینڈر نے ٹکا سا جواب دیا۔

"کیا اس نے بتایا تھا کہ وہ کہاں جا رہا ہے؟" کارل نے نیا سوال کیا۔

"لوگ، مجھے کیوں بتائیں گے کہ وہ کیا کرتے پھر رہے ہیں؟" بارٹینڈر کی آواز میں بیزاری تھی۔

کارل نے ٹھنڈی سانس بھر کر فون بند کر دیا۔

کہاں گیا ہوگا وہ۔ کہاں... کہاں...؟ اسٹائٹن کلفس

کارل کو یاد آیا کہ اس نے بتایا تھا کہ وہ وہاں دوستوں کے ساتھ ٹھہرا ہے۔

کیا اس نے یہ اطلاع عمداً اسے فراہم کی تھی۔ شاید یہ بھی کوئی ٹریپ ہو؟ بیریٹ چاہتا ہو کہ کارل وہاں آئے اور وہ بہ آسانی اس کا قصہ پاک کر سکے۔ ڈبا نہ کھولنے کی صورت میں یقیناً یہ اس کا دوسرا پلان ہوگا، پلان بی۔

کارل ذہنی خلجان کا شکار ہو گیا۔ یقیناً وہ دھماکے کا انتظار کر رہا تھا... جب ہی اسے پتا چل گیا کہ میں نے اب تک ڈبا نہیں کھولا ہے۔

بالآخر، کارل نے ایک لائحۂ عمل ترتیب دیا۔ وہ وہاں جائے گا اور اسے مجبور کرے گا کہ وہ ڈبے کے بارے میں بتائے۔ اگر بات نہیں بنی تو وہ ڈبا سمندر بُرد کر دے گا۔ اس کام کے لیے وہ بہترین جگہ ہے۔

☆☆☆

ایک گھنٹے بعد وہ اسٹائٹن کلف پر تھا۔ اپنی نیلی کار وہ چٹانوں کے کنارے تک لے گیا۔ یہ ایک ویران جگہ تھی۔ چٹانوں کا طویل نشیب سمندر کی گہرائی میں روپوش ہو رہا تھا۔

اس نے مڑ کر دیکھا۔ تین سو گز دور ہائی وے پر گاڑیاں دوڑ رہی تھیں۔ وہ یہاں تنہا تھا۔ اس نے سیٹ کے نیچے سے ڈبا سنبھال کر نکالا اور چٹانوں کے کنارے پر پہنچ کر نیچے جھانکا۔ دو سو فٹ نیچے دیوار تقریباً عمودی حالت میں سمندر تک چلی گئی تھی۔ بپھری ہوئی موجیں چٹانی سلسلے سے ٹکرا کر جھاگ اڑا رہی تھیں۔ خاصی گہرائی تھی۔

اس نے ڈبا سمندر میں اچھالا اور پیچھے کی جانب بھاگا۔ دھاتی ڈبا کے کئی جگہ ٹکرانے کی آواز آئی... تاہم کوئی دھماکا نہیں ہوا۔

کارل کی پیشانی پر بَل پڑ گئے۔ وہ واپس چٹانوں کی جانب گیا اور محتاط انداز میں نیچے جھانکا۔ اس کی آنکھیں پھٹی رہ گئیں... ڈبا غائب تھا اور بدھا کا سنہرا مجسمہ ایک چٹانی کگر پر اٹکا ہوا تھا۔ اس کا مجسمہ، اس کی دولت، اس کی اگلی زندگی... اس کا سب کچھ کہاں پھنسا ہوا تھا۔ اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا۔

تاہم جلد ہی وہ حقیقت کی دنیا میں لوٹ آیا۔ وہ شدید اضطرابی کیفیت سے دوچار تھا۔ اسے اپنی حماقت اور بیریٹ کی مکاری پر غصہ آ رہا تھا۔ سنہرے بدھا کی چمک نے اسے اندھا کر دیا۔ وہ بلا سوچے سمجھے، لیکن احتیاط سے نیچے اترنے لگا۔ وہ بھول گیا تھا کہ وہ ڈھلوان پر نہیں بلکہ تقریباً عمودی ٹھوس دیوار پر ہے... جہاں لگر اور رخنے بہت کم تھے۔ جلد ہی اس کی ہتھیلیوں نے پسینا اگلنا شروع کر دیا

وہ زیادہ نیچے نہیں اتر پایا تھا اور ایسی جگہ اٹک گیا تھا جہاں سے وہ اوپر جا سکتا تھا۔ نہ نیچے... اس پر دہشت طاری ہونے لگی۔ معاً اس نے کار کے انجن کی آواز سنی اور مدد کے لیے چلاّنے لگا۔ ذرا دیر بعد چٹان کے کنارے پر ایک مضحکہ خیز چہرہ نمودار ہوا۔

وہ بیریٹ تھا۔

"میری مدد کرو، پلیز۔" کارل گڑگڑایا۔

"لیکن کیوں؟" بیریٹ کی آواز بہت دور سے آتی محسوس ہوئی۔

"میں اعتراف کرتا ہوں۔" کارل بولا۔ "میں نے تمہاری بیوی کو سمندر میں پھینکا تھا۔ وہ تم سے محبت کرتی تھی اور پہلا موقع ملتے ہی، واپس جانے والی تھی... وہ عجیب عورت تھی... پلیز مجھے بچاؤ... گولڈن بُدھا بھی تم رکھ لو۔"

بیریٹ سپاٹ چہرے کے ساتھ اسے گھورتا رہا۔

"یہ مذاق ہے نا؟" کارل نے بے قراری سے کہا۔ "تمہارے دوسرے ڈراموں کی طرح یہ بھی ایک ڈراما ہے... تم نے ڈبے کے بارے میں میرے شبہات کو ابھارا۔ تم جانتے تھے کہ میں ڈبے سے نجات حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔ تمہارا مذاق پورا ہو گیا... واقعی یہ تمہارا سب سے بہترین ڈراما تھا۔" کارل نے آخر میں خوشامدانہ انداز اختیار کیا۔ "اب مجھے یہاں سے نکالو، میں گرنے والا ہوں۔" وہ چلاّ اٹھا۔ "کچھ کرو۔"

"میں تو کر چکا ہوں۔" بیریٹ نے جواب دیا۔ "تم اسی پانی میں غرقاب ہونے والے ہو جہاں تم نے میری بیوی کو پہنچایا تھا۔"

"نہیں... نہیں... مت کرو ایسا۔" کارل رو پڑا۔

"آخری بات، مسٹر کارل... وہ مجسمہ اصلی نہیں ہے... ایک ارزاں لیکن خوب صورت نقل۔" بیریٹ چلا گیا۔

کارل کی گرفت کمزور پڑ رہی تھی۔ کمزور... مزید کمزور... اور... اور... پھر...